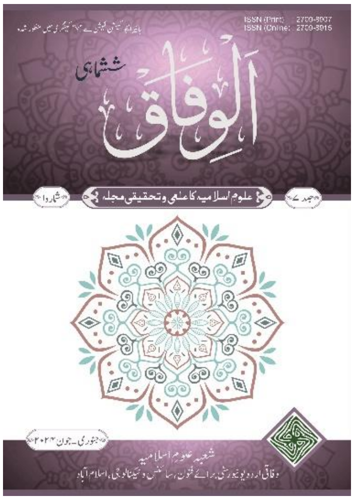

Al-Wifaq Research Journal of Islamic Studies
Volume 7, Issue 1 (January - June 2024)
eISSN: 2709-8915, pISSN: 2709-8907
Journal DOI: https://doi.org/10.55603/alwifaq
Issue Doi: https://doi.org/10.55603/alwifaq.v7i1
Home Page: https://alwifaqjournal.com/
Journal QR Code:

Indexing

Article: مسلمان نوجوان اور مغربی تہذیب (ایک تجزیاتی مطالعہ)

Muslim Youth and Western Civilization (An Analytical Study)

Authors: Ghulam Hussain

Affiliations: PMAS Arid Agriculture University, Rawalpindi.

Published: 30 June 2024

Article DOI: https://doi.org/10.55603/alwifaq.v7i1.u6

QR Code

Citation: Ghulam Hussain, "مسلمان نوجوان اور مغربی تہذیب (ایک تجزیاتی مطالعہ) Muslim Youth and Western Civilization (An Analytical Study)" *Al-Wifaq*, no. 7.1 (June 2024): 109–116, https://doi.org/10.55603/alwifaq.v7i1.u6.

Copyright Information: Muslim Youth and Western Civilization (An Analytical Study) © June 2024 by Dr Ghulam Hussain Babar is licensed under CC BY 4.0

Publisher Information: Department of Islamic Studies, Federal Urdu University of Arts Science & Technology, Islamabad, Pakistan.

مسلمان نوجوان اور مغربی تہذیب (ایک تجزیاتی مطالعہ)

Muslim Youth and Western Civilization (An Analytical Study)

پروفیسر ڈاکٹر غلام حسین

چیئر مین شعبہ ہیومینیٹیز، پیر مہر علی شاہ بارانی زرعی یونیورسٹی، راولپنڈی

ABSTRACT

The reformation of youth is a compulsory subject of social science. Muslim scholars paid special attention to this subject and presented different methods for protecting the young mind. Western civilization and culture are big challenges for Muslim scholars because the basic pattern of this civilization is to ensure Western imperialism. Capitalism is the primary subject of Western civilization. Protection of young minds from capitalism-based civilization is the basic subject of the day. Islamic civilization is highly comprehensive because of its good values. Social justice, brotherhood, human respect, tolerance, kindness, forgiveness and humbleness are wonderful values of Islamic civilization. The best way to protect young minds is by adapting these comprehensive values. In this article, the academic discussion is presented regarding a real picture of Western civilization and the protection of youth.

KEYWORDS:

Muslim youth, Western civilization, Couching, West, Modern times

عصر حاضر میں مغربی تہذیب کے گہرے اثرات کی بدولت نوجوان ذہن کئی نوعیت کے اشکالات میں گھرا ہوا ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام کی بدولت معاشرتی تفریق کا پیدا ہونا ایک اہم مسئلہ ہے۔ مادیت پرستی اور حرص و ہوس نے انسان کو احساس مروت سے محروم کر دیا ہے۔ اخوت، ادب و احترام تعاون اور صلہ رحمی کی روایات کمزور ہو گئی ہیں، جس کے نتیجے میں انسانی معاشروں میں مایوسی، بے رحمی، بے ادبی، فضول خرچی، بے چینی اور بے صبری کے جذبات پروان چڑھنا شروع ہو گئے ہیں۔ انسان نے دوسرے انسانوں کے لیے مشکلات تکالیف پیدا کرنا شروع کر دی ہیں۔ معاشرے کے تمام طبقات مغربی تہذیب کے اثرات سے متاثر ہوئے ہیں لیکن خاص طور پر جس طبقے کو سب سے زیادہ مشکلات اور اشکالات کا سامنا کرنا پڑا ہے وہ طبقہ نوجوانوں کا ہے۔ نوجوان طبقہ مغربی تہذیب کے آسیب میں جہاں گرفتار ہوا ہے وہاں دوسری طرف مادیت پرستی، حرص، لالچ اور جدید ٹیکنالوجی نے اس کے قلب و ذہن پر عجیب و غریب اثرات مرتب کیے ہیں، تہذیبِ مغرب کے اثرات کی بدولت نوجوان اسلامی تہذیب کے بنیادی اصول و مبادی اور روایات سے بھی دور ہوا ہے۔ اسلامی تہذیب کے بنیادی تصورات اور روایات سے ناآشنائی کے سبب نوجوانوں میں اخلاقی، روحانی اور ثقافتی مسائل بھی پروان چڑھے ہیں۔ نوجوان جو اسلامی تہذیب میں اعلیٰ کردار کا حامل تھا، وہ ضعف، بے کاری، ذہنی پسماندگی اور بے مقصدیت کا شکار ہوا ہے۔ وہ

نوجوان جس نے معاشرے میں معاشرتی رہنما اور مصلح کا کردار ادا کرنا تھا اور معاشرتی تعمیر واصلاح میں ایک معمار کے طور پر اپنی خدمات سر انجام دینی تھی، وہ مایوسی، نشہ، غربت اور علمی و اخلاقی پسماندگی کے دلدل میں پھنس چکا ہے۔ مسلمان محققین، فلاسفر، مصلحین اور صوفیاء نے تاریخ کے مختلف ادوار میں مغربی تہذیب کے اثرات سے متعلق قابل قدر آراء اور حکمت عملی پیش کی ہیں۔

معروف مسلمان محقق علامہ محمد اسد نے اپنی کتاب Road to Makkah[1] اور Islam at the Crossroads[2] میں مغربی تہذیب کے اثرات اور نقصانات کو تفصیل سے پیش کیا ہے کہ اگر نوجوان نسل مغربی تہذیب کی روایات کو اختیار کرتی ہے تو اس کے نتیجے میں مسلمانوں کو بحیثیت قوم ایک بہت بڑے نقصان اور مشکل سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اس لیے کہ آج کا نوجوان کل کا رہنما ہے اگر رہنما ہی فکری اعتبار سے کسی اور سے متاثر ہو گا تو پھر مسلمانوں کی معاشرتی اور تہذیبی حالت کسمپرسی کا شکار ہو گی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان نوجوان نسل کو اسلامی تہذیب کے روایات سے مزین کیا جائے اور انہیں اس بات کا شعور دیا جائے کہ اسلامی روایات پر عمل پیرا ہونے سے ہی ان کا مستقبل روشن یقینی ہو سکتا ہے۔

علامہ محمد اسد کی طرح علامہ محمد اقبال نے اپنی معرکتہ آراء کتاب Reconstruction of Religious Thoughts in Islam[3] میں اسلامی تہذیب کے محاسن اور مغربی تہذیب کے حقائق کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ مغربی تہذیب سے متعلق علامہ محمد اقبال کی فکر کا خاص پہلو یہ ہے کہ مغربی تہذیب ایک تاجرانہ تہذیب ہے اور اس کے مقابل اسلامی تہذیب ایک الہامی، اعتدال، عدل وانصاف اور اخوت پہ مبنی ایک عالمگیر تہذیب ہے۔ کسی بھی نسبت سے اسلامی تہذیب کی روایات اور محاسن کا موازنہ مغربی تہذیب سے نہیں کیا جا سکتا۔ مغربی تہذیب کی حقیقت علامہ محمد اقبال نے کچھ اس طرح سے بیان کی ہے:

؎ عصر حاضر ملک الموت ہے تیرا جس نے　　　　قبض کی روح تیری دے کے تجھے فکرِ معاش

علامہ نے مغرب کے سرمایہ دارانہ نظام اور اس سے متعلق مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کی غلط فہمی کو تفصیل سے بیان کیا ہے کہ کس طرح سے یہ نظام گردشِ دولت کے عمل کو ختم کرتا ہے اور اس کے مقابلے ارتکاز دولت کے ساتھ چند مخصوص سرمایہ دار طبقات کو وسائل کا بلاشراکت غیرے مالک بناتا ہے اور پھر اس ارتکاز دولت اور چند ہاتھوں میں سرمایہ کی قوت ہونے کے سبب کس کس طرح استحصالی ماحول پیدا کرتا ہے۔ جس سے صرف عام لوگ (غریب اور متوسط طبقے کے لوگ)

1. Muhammad Asad, *Road to Makkah* (Saudi Arabia: Peace Publications, 2018).
2. Muhammad Asad, *Islam at the Crossroads* (Gibraltar: Dar Al-Andalus, 1993).
3. Muhammad Iqbal, *Reconstruction of Religious Thoughts in Islam* (Standford: University Press, 2013).

مشکلات کا شکار ہوتے ہیں۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی نے اپنی علمی تصنیفات میں مغربی تہذیب کی حقیقت کو تفصیل سے بیان کیا ہے کہ کس طرح مغربی تہذیب سرمایہ داری، جاگیرداری، سیکولرازم، آزاد خیالی اور نام نہاد جمہوریت کے ذریعے تاریخ کے مختلف ادوار میں کس طرح انسانیت کے لیے مشکلات پیدا کیں۔

مغربی تہذیب کے تاریک پہلوؤں سے انسانی تاریخ بھری پڑی ہے کہ کس طرح مختلف طریقوں سے متوسط اور کمزور طبقات کو دنیا میں ظلم، تاریکی اور غربت میں دھکیلا گیا۔ مغربی تہذیب کی حقیقت کو سمجھنے کے لیے مولانا مودودی کی شہرہ آفاق کتاب "تنقیحات[4]" اہم حیثیت کی حامل ہے۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی نے جہاں مغربی تہذیب کے تاریخ پہلوؤں سے پردہ اٹھایا وہاں دوسری طرف اسلامی تہذیب کے اساسی پہلوؤں اور محاسن کو انتہائی جامعیت کے ساتھ پیش کیا۔ اس سلسلے میں آپ کی معروف علمی تصنیف "اسلامی تہذیب اور اس کے اصول و مبادی[5]" بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ اس کتاب میں مولانا مودودی نے اسلامی تہذیب کے بنیادی اصولوں، محاسن اور انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اسلامی تہذیب کے اثرات کو جامعیت کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اسلامی تہذیب اور تاریخی اثرات کی نسبت سے آپ نے بعض واقعات کو خصوصیت کے ساتھ پیش کیا ہے کہ تاتاری اور منگول اقوام صرف اسلامی تہذیب کے اثرات کی بدولت مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔[6] مسلمانوں کے تحفظ، اصلاح، تعمیر سیرت اور تعمیر معاشرت کا تمام تر انحصار اسلامی تہذیب سے وابستگی پر منحصر ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دور حاضر میں نوجوانوں کو مغربی تہذیب کے اثرات سے محفوظ رکھنے کے لیے سب سے اہم بات یہ ہے کہ حکمت کے ساتھ اسلامی تہذیب کی اعلیٰ روایات کو اسلامی معاشرے میں فروغ دیا جائے تاکہ اس جدید ٹیکنالوجی کے دور میں مغربی تہذیب کے منفی اثرات سے نوجوانوں کو محفوظ کیا جا سکے۔ جدید ٹیکنالوجی نے آج انسانی ذہن کو مفلوج کر دیا ہے بالخصوص نوجوان جدید ذرائع ٹیکنالوجی کی بہتات کی وجہ سے بہت سی مشکلات کا شکار ہو گیا ہے۔ وقت کی کم اہمیت کم ہو گئی ہے۔ انسانی رشتوں سے متعلق احساس محبت اور مروت میں کمزوری واقع ہو گئی ہے۔ انسانی اقدار و روایات ماند پڑ گئی ہیں۔ تفریق، نفرت، حرص، لالچ، خود غرضی، مفاد پرستی، بے رحمی، احساس ذمہ داری میں کمی جیسے رویے پروان چڑھنا شروع ہو گئے ہیں۔ انسان کے اس عمومی طرز عمل کے نتیجے میں بہت سی معاشرتی مشکلات پیدا ہوئی ہیں۔ اس صورتحال سے جہاں مسلمان معاشروں میں ایک طرف تعمیر اور اصلاح کا عمل کمزور ہو گیا ہے وہاں پر نوجوان نسل کی تربیت اور اصلاح کے حوالے سے بھی بہت سے مسائل پیدا ہوئے ہیں۔ نوجوان نسل کی اصلاح اور تربیت سے متعلق بہت سے محققین نے قابل قدر تصنیفات پیش کی ہیں۔ ہندوستان کے معروف محقق محمد یوسف اصلاحی نے اپنی شہرہ آفاق "آداب زندگی" میں ان تمام

4۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی، تنقیحات (لاہور: مشورات، 2001).

5۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی، اسلامی تہذیب اور اس کے اصول و مبادی (لاہور: اسلامک پبلیکیشنز، 2005).

6۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی، جلوہ نور (لاہور: ادارہ مصارف اسلامی، 2005).

آداب کا ذکر کیا ہے[7] جو انسانی زندگی کے لئے لازم اور ضروری ہیں۔ انسانی زندگی اور اخلاقیات و آداب کا اپس میں ضروری تعلق ہے، آداب اور اخلاقیات کے بغیر زندگی اور معاشرے کا تصور ماند پڑ جاتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ نوجوان نسل کی اصلاح اور تربیت کے لیے ان اساسی تصورات اور عوامل کو بنیاد بنایا جائے جو قران وسنت میں موجود ہیں۔ قران مجید کی سورہ الحجرات[8]، سورۃ المومنون[9] کی ابتدائی آیات اور سورہ لقمان[10] اور سورۃ الفرقان[11] کی آخری آیات میں ایک تربیت اور اصلاح کا خاکہ موجود ہے۔ ان قرآنی تصورات سے وہ اصول آسانی سے مرتب کیے جاسکتے ہیں جن سے تربیت واصلاح کا عمل آگے بڑھایا جائے سکے۔ تربیت کے اصول اور لائحہ عمل وضع کرنے کے لیے بھی یہ آیات بڑی حد تک ممد ومعاون ہوسکتی ہیں۔ ایمان، عبادت، اخلاق، معاملات، عدل و انصاف، اصلاح، اخوت، ذمہ دارانہ طرز عمل، عجز و انکساری، اعتدال و میانہ روی، مقصدیت، امانت، وعدے کے پاسداری، وقت کے پابندی، صدق، شہادت حق، رجوع الی اللہ اور تصدیق و تحقیق کے تمام اصول وضوابط اور احکام و تعلیمات ان آیات میں موجود ہیں اور یہی وہ ضابطہ حیات ہے جس سے آگے اعلیٰ کردار تشکیل دیا جاسکتا ہے۔

نوجوانوں کی اصلاح سے متعلق اسلامی تہذیب کے ثقافتی پہلو کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ مولانا گوہر رحمان نے اپنی کتاب "تفہیم المسائل" میں تفصیل سے نوجوانوں کی تربیت کے اصول اور لائحہ عمل کو بیان کیا ہے کہ کس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مثبت سرگرمیوں کو متعارف کرا کے نوجوانوں کے اصلاح کو یقینی بنایا۔[12] تیر اندازی، گھڑ سواری، تیراکی، کُشتی، دوڑ وغیرہ یہ ایسے عوامل ہیں جس سے نوجوانوں کی جسمانی اور فکری تربیت اور اصلاح کا عمل فروغ دیا جاسکتا ہے۔ عمل کے میدان میں صداقت اور دیانت کا بنیادی کردار ہے۔ مگر اس کے ساتھ فکری پختگی کا ہونا بھی ضروری ہے۔ فکری پختگی میں توحید، رسالت اور آخرت کے تصورات کا ہونا لازم اور ضروری ہے۔ معروف محقق، اصلاح پسند مفکر محترم خرم مراد نے فکری پختگی کے حوالے سے خاص بات کچھ اس طرح پیش کی کہ اگر اس امت کے جسد میں نبوت محمدی ﷺ کی مشن کی روح پیدا ہو جائے تو وہ انسانیت کو اپنے لیے منتظر پائے گی۔[13] حقیقت یہ ہے کہ اسلام ایک روشن حقیقت ہے، اسلام اپنی جامعیت اور عالمگیر پہلوؤں کے اعتبار سے ایک منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ اسلام قانونی اور معاشرتی مساوات کا علمبردار ہے

7۔ محمد یوسف اصلاحی، آداب زندگی (لاہور: منشورات، 2002).

8۔ القرآن، سورۃ الحجرات، 49:1-14

9۔ القرآن، سورۃ المومنون، 23:1-9

10۔ القرآن، سورۃ لقمان، 31:12-17

11۔ القرآن، سورۃ الفرقان، 25:63-77

12۔ مولانا گوہر رحمٰن، تفہیم المسائل (مردان: مکتبہ تفہیم القرآن، 1999).

13۔ خرم مراد، مغرب اور عالم اسلام (لاہور: منشورات، 2006)، 344.

اور انسانیت کو آئینی، قانونی اور تہذیبی انداز سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔ عصر حاضر میں نوجوان نسل کو یہ باور کرانے کی ضرورت ہے کہ اسلامی تہذیبی روایات کو اختیار کرنے میں تحفظ، اصلاح، ترقی اور عروج کا پہلو موجود ہے۔

خلیفہ عبدالحکیم نے اسلام کی عظمت کو ان الفاظ کے ساتھ عمدگی سے پیش کیا ہے:

"اسلام کی نشاۃ ثانیہ نہ مغرب کی اندھی تقلید سے ہو سکتی ہے اور نہ فرسودہ قوانین سے چمٹے رہنے سے جو بدلتے ہوئے حالات کا ساتھ نہیں دے سکتے۔ مسلمانوں کو اسلام کے اساسی اصول پر دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کو اس احساس کمتری کا خاتمہ کرنا چاہیے جس میں وہ مبتلا ہیں جو انہیں مغرب کی پیش کردہ ہر چیز کو اسلام کے مطابق ظاہر کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ اسلام میں اخوت، حریت اور مساوات کے تصورات انتہائی درجہ ترقی پذیر اور حقیقی ہیں بشرطیکہ انہیں ٹھیک طرح سمجھا جائے اور عمل میں لایا جائے۔"[14]

نوجوان نسل کو یہ باور کرانے کی ضرورت ہے کہ مغرب کا تہذیبی نظام شکست کا شکار ہے۔ انسانی تعظیم اور تحفظ کا فلسفہ مغربی تہذیب میں ختم ہوتا جا رہا ہے۔ انسانی حقوق سے متعلق دوسرے معیارات مغرب میں رائج ہیں۔ سرمایہ دارانہ نظام کے اثرات کے نتیجے میں انسانیت مشکلات کا شکار ہوئی ہے۔ بے رحمی، حرص، لالچ، ظلم، احتکار، اکتناز اور دھوکہ دہی کے کئی پہلو پیروان چڑھے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمانوں اور بالخصوص نوجوان نسل کو یہ حقیقت بتائی جائے کہ اسلامی تہذیب اور اس کی روایات کس قدر اہم ہیں اور ان تہذیبی روایات کو اختیار کرنے کے سبب ایک منظم فلاحی، متحرک اور انسان دوست معاشرے کو تشکیل دیا جا سکتا ہے۔ مغربی تہذیب کے حوالے سے ایک اہم بات یہ ہے کہ مغرب میں دیگر تہذیبوں کے افراد کو تسلیم کیا جا سکتا ہے مگر مسلمانوں کے حوالے سے مغرب کا رویہ معاندانہ نوعیت کا ہے۔

علامہ محمد اسد نے اس حقیقت کو اپنی کتاب "اسلام دوراہے پر" میں کچھ اس طرح بیان کیا ہے

"مغرب کا رویہ اسلام کے بارے میں اور صرف اسلام کے بارے میں دوسرے مذاہب اور تمدنوں کے مقابلے میں بے تعلقی اور ناپسندیدگی کا ہی نہیں بلکہ گہری اور تقریباً جنونی نفرت پر مبنی ہے۔ یہ محض ذہنی نہیں بلکہ اس پر شدید جذباتی رنگ بھی موجود ہے۔ یورپ بدھ مت اور ہندو فلسفیوں کی تعلیمات کو قبول کر سکتا ہے، ان مذہبوں کے متعلق ہمیشہ متوازن اور مفکرانہ رویہ اختیار کر سکتا ہے مگر جیسے ہی اسلام اس کے سامنے آتا ہے اس کا توازن بگڑ جاتا ہے اور جذباتی تعصب آ جاتا ہے۔ بڑے بڑے یورپین مستشرق بھی اسلام کے متعلق لکھتے ہوئے غیر معقول جانبداری کے مرتکب ہو گئے ہیں۔ ان کی تحقیقات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے ساتھ سائنٹیفک تحقیقات کی حیثیت ہے

14۔ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم، اسلام کا نظریہ حیات، مترجم: قطب الدین احمد (لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ، 1970)، 21.

سلوک نہیں کیا جا سکتا بلکہ وہ سلوک کیا جا سکتا ہے جیسے کوئی ملزم عدالت کے سامنے کھڑا ہو۔"[15]

اسلام سے متعلق مغرب کے معاندانہ رویوں کی طویل تاریخ ہے، کئی مسلمان محققین نے مغرب کے ان منفی رویوں سے متعلق مختلف آراء پیش کی ہیں۔ علامہ محمد اقبال نے "Reconstruction of Religious Thoughts in Islam" میں جہاں مغربی تہذیب کی اصلیت سے متعلق آگاہی دی ہے وہاں پہ اسلامی تہذیب کے محاسن کو انتہائی جامعیت کے ساتھ پیش کیا ہے۔ عصر حاضر میں مغربی تہذیب کے چیلنج سے متعلق محمد اسجد قاسمی ندوی نے نظام معاشرت کے پہلوؤں کو سامنے رکھ کر ایک مسئلے کے نشاندہی کی ہے کہ مغرب کی ازدواجی زندگی میں صرف جنسی تسکین ہی مرکزی اہمیت رکھتی ہے، وہاں آزادانہ اختلاط ترقی یافتہ ہونے کی علامت ہے۔ اور اس آزادی کی دعوت اہلِ مغرب ہر طرح کے وسائل استعمال کرکے دے رہے ہیں۔ میڈیا کا تمام تر زور اسی پر ہے اور وہ فحاشی، آوارگی اور عریانیت کا سب سے بڑا ذریعہ بن چکا ہے۔ باعث افسوس یہ ہے کہ یہ دعوت قبول عام حاصل کر رہی ہے اور اسلامی ممالک میں بھی اس وبا کی شدت کچھ کم نہیں۔ فرزندان توحید جو ایسے نظام کے حامل ہیں جس میں سراپہ خیر واعتدال ہی ہے اور تمام مسائل کا حل ہے ان کا اپنے تہذیبی اور معاشرتی اقدار سے غافل ہو کر مغربی نظام کے پیچھے دوڑنا ایک عجیب وغریب سانحہ ہے اور اسی میں ان کے زوال اور صنعت کا راز مضمر ہے۔[16]

اسلامی تعلیمات میں عورت کی عزت، خاندان کا بحیثیت ادارہ کردار اور معاشرتی نظام کی ایک خاص اہمیت ہے۔ اسلامی اصول واحکام میں عورت کے حقوق کو آئینی، قانونی اور تہذیبی تحفظ حاصل ہے۔ اسلام نے عورت کے ناموس کی حفاظت کو فرض قرار دیا ہے۔ عورت پر کسی بھی قسم کا بہتان نہیں لگایا جا سکتا اور نہ ہی انہیں بے آبرو کیا جا سکتا ہے بلکہ اگر ایسا فعل سرانجام دے تو اسلام کے تعزیراتی قانون میں باقاعدہ سزا کا تصور موجود ہے۔ اسلام ادب، احترام، تحفظ اور عدل کے ضابطے کے ذریعے عورت کو خاص عزت وشرف عطا کرتا ہے۔ اسلام نے عورت کے مقام ومرتبے کا تعین بھی کیا ہے کہ بحیثیت ماں، بہن، بیٹی، بیوی اور معاشرے کے ایک ذمہ دار فرد کے طور پر اپنا کردار ادا کرے گی۔ اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ اس دور میں نوجوان نسل کو مغربی تہذیب سے متعلق حقائق کو اجاگر کیا جائے کہ جو کچھ بظاہر دکھائی دیتا ہے وہ اصل میں حقیقت نہیں ہے۔ مغربی تہذیب ایک سرمایہ دار تہذیب ہونے کے سبب صرف سرمایہ کی حصول کو پیش نظر رکھتی ہے اور عورت کا احترام اور عورت کی بنیادی حیثیت کے مطابق حسن سلوک کی روایت مغربی تہذیب میں کم ہے۔

بنیادی طور پر مغربی تہذیب دوہرے معیارات کی تہذیب ہے۔ مختلف طبقات کے لیے مختلف نوعیت کے ضابطے موجود ہیں۔ اپنی مغربی اقوام کے حقوق اور ضابطے اور طرح کے ہیں اور دوسری اقوام کے لیے حقوق وضابطے اور طرح کے

15۔ علامہ محمد اسد، اسلام دوراہے پر، مترجم: پروفیسر احسان الرحمٰن (اسلام آباد: دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، 2011)، 46.

16۔ پرواز رحمانی، مغربی تہذیب کا چیلنج اور اسلام (لاہور: منشورات، 2007)، 108.

ہیں۔ حالیہ دنوں میں فلسطین میں ہونے والی نسل کشی کے حوالے سے مغرب بالخصوص امریکہ کے دوہرے معیارات کا پتہ چلتا ہے کہ کس طرح ظالم کے کھلے عام مدد کر کے بے بس اور عام شہریوں کو قتل عام کا شکار کیا جارہا ہے نوجوان نسل کو یہ باور کرانے کی ضرورت ہے کہ مغربی تہذیب کی اصل حقیقت کیا ہے اور اس حوالے سے درج ذیل نکات اہم نوعیت کے ہیں:

1. مغرب تہذیب کی ساخت میں جاگیرداری، سرمایہ داری، فسطائیت اور آزاد خیالی جیسے نظریات موجود ہیں۔
2. مغربی تہذیب اپنی اصل کے اعتبار سے دوہرے معیارات کی حامل تہذیب ہے۔ اہل مغرب کا اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں رویہ اور طرز عمل مختلف نوعیت کا ہے۔
3. مغرب کے سامراجی طبقے نے ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں سے متعلق معاندانہ رویوں کا اظہار کیا ہے۔ یہ معاندانہ رویہ مغرب کے محققین کی تحقیقات میں نظر آتا ہے۔
4. مغربی فلسفہ حیات میں خدابیزاری چھپی ہوئی ہے۔ مغرب کا انسان خدا بیزار ہے۔ اس لیے مغربی معاشرے میں توازن اور اعتدال نظر نہیں آتا۔ رحم دلی، انصاف اور عدل کے روایات کا عملی پہلو اس وقت ختم ہو جاتا ہے جب معاملہ مسلمانوں سے متعلق ہو۔ فلسطین میں اسرائیلی جارحیت پر مغرب بالخصوص امریکہ کے کھلے عام فوجی مدد اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ بے گناہ شہریوں، خواتین اور بچوں کا قتل عام پر مغربی حکمرانوں کا مجرمانہ کردار مغرب کے تہذیبی ساخت اور اصلیت کا اہم ثبوت ہے۔ مغرب کا تہذیبی تصادم کا نظریہ حقیقت میں مسلمانوں کے خلاف ایک تہذیبی جنگ کا نظریہ ہے۔
5. مغربی تہذیب نے اصل میں روحانیت سے توجہ ہٹا کر دولت اور حرص ولالچ کی طرف اور روایات سے سمت تبدیل کر کے جدیدیت کی طرف انسانیت کا رخ موڑ دیا ہے جس سے کمزور قومیں مزید کمزور اور امیر قومیں مزید طاقتور ہو گئی ہیں۔
6. مغربی تہذیب اپنے اساسی ضابطے میں استعماریت اور غلبے کا پہلو رکھتی ہے جس میں انسانی حقوق کی بنیادی حیثیت ختم ہو جاتی ہے۔ مغرب کی جنگی تاریخ ان تاریک روایات سے بھری پڑی ہے۔ مغرب کا استعماری نظریہ فطرت کے نظام سے متصادم ہے۔ اس لیے ضرورت امر کی ہے کہ مسلمانوں اور بالخصوص نوجوان نسل کو یہ باور کرایا جائے کہ اسلام کی روشن تہذیب ہی مسلمانوں کے محفوظ مستقبل کی ضامن ہے اور اسی االہامی اور عالمگیر تہذیب کی اعلی اخلاقی اور روایات کو اختیار کر کے مسلمان تحفظ، ترقی اور اصلاح کا مقصد باسانی حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اس حقیقت کو سمجھنے کے یہ بھی ضرورت ہے کہ اگر مسلمان اسلامی تہذیب کو نظر انداز کر کے مغربی تہذیب کو بھی ترقی کا ذریعہ سمجھیں گے تو پھر ترقی تحفظ بہت مشکل ہے۔ اس لیے ایک جامع حکمت عملی سے مسلمانوں کو اسلام کے روشن پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے تاکہ تعمیر و ترقی اور سربلندی اور سرفرازی نصیب ہو۔